اَللّٰھُمَّ أھِلَّهُ عَلَینَا بِالْاَ مْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰهُ

نیا ہجری سال مبارک!

ہم وطن عزیز سمیت روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو نئے سالِ ہجری کے موقع پر امن وسلامتی کا وہ پیغام دینا چاہتے ہیں جو دعائے مسنونہ مرقومہ بالا میں موجود ہے اس کا ترجمہ: ''اے اللہ! یہ چاند نکال ہم پر ساتھ امن وایمان اور سلامتی اور اسلام کے (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے'' اور ملتِ ابراہیمی کے ہر برادر کو ایمان واسلام کے ساتھ اس عہد پر استقامت کی دعوت دیتے ہیں جو ہم سب نے لا اِلٰہ الا اللّٰہ محمد رّسول اللّٰہ کا اقرار کرتے وقت باندھا ہے۔ اسی ایمان پر ہماری استقامت ہماری دنیوی واخروی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ہماری مرقومہ بالا دعا جو کہ سرور کائنات ﷺ سے ثابت ہے، میں امن وسلامتی کو ہمارے ایمان اور اسلام کا جزوِ لاینفک کہا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہماری تاریخ میں کسی روز ویلٹ کا ذکر نہیں ملتا...... جس نے جاپان کے دوشہروں پر ایٹم بم گرانے کا حکم دیا ہو۔ ہماری تاریخ میں کوئی ہٹلر نہیں...... جس نے جنگ عالمگیر کی ابتدا کی ہو جس کے نتیجے میں دنیا کے تین براعظم خاک وخون میں نہا گئے ہوں۔ تاریخ اسلام میں کوئی چنگیز نہیں اٹھا...... جس نے کھوپڑیوں کے مینار تعمیر کرائے ہوں اور نہ عہدِ جدید کا کوئی ایسا چنگیز یا ابلیس اعظم ہے جس نے گزشتہ نصف صدی سے ویت نام سے لے کر افغانستان تک انسانی خون سے ہولی کھیلی ہو اور انسانی تہذیب وارتقا کا ورثہ ملیامیٹ کر کے رکھ دیا ہو۔ یہ درد اتنا دلاور ہے اور یہ سفاک اتنا سینہ زور ہے کہ انسانیت کے اجتماعی قتل کا جرم بھی کرتا ہے اور مقتول انسانیت کے جنازہ کو کندھا دینے والوں کو چور اور قاتل ٹھہراتا ہے۔ ہم روئے زمین پر بسنے والے تمام انسانوں کو پیغام دیتے ہیں کہ اگر امن وسلامتی چاہتے ہو تو اسلام کو سینے سے لگا لو۔ مگر ہم یہ پیغام دیتے وقت اس بات پر بھی نظر رکھتے ہیں کہ خود ہمارے وطن عزیز، پاک لوگوں کی سرزمین...... پاکستان میں امن وسلامتی کا نقشہ اتنا دل آویز نہیں جو اغیار کا دل لُبھا سکے اس کی پہلی اور آخری وجہ کیا ہے؟ وہ علامہ اقبالؒ مرحوم بتا گئے ہیں ؎

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی!

ہماری سیاست، دین سے جدا کر دی گئی۔ ہمیں چنگیزیت کے سپرد کر دیا گیا۔ یہاں سے آگے سیاسی

بات شروع ہوتی ہے اور ہم وہ نہیں کریں گے کہ اس سے چنگیزیت کے ماتھے پر بل پڑتے ہیں لہٰذا ہم صرف دین کی بات کریں گے اور التجا کریں گے کہ ہمیں اور ہمارے دینی مدارس کو نہ چھیڑو۔ ہمارے طالب علموں کو دہشت گرد نہ ٹھہراؤ ہمارے مدارس میں خفیہ پولیس بٹھادو۔ ہم پر پہرے لگادو۔ ہماری مساجد کو بگ (Bug) کردو اور دیکھ لو کہ ہم کسی بچے کو خودکش حملہ کا سبق نہیں پڑھاتے ، اور ہم اسے حرام ٹھہراتے ہیں۔ خودکشی حرام ہے۔ ہم یہی بتاتے ہیں مگر لوگ دن رات خودکشی کرتے ہیں۔ یہ حالات کے جبر کا نتیجہ ہے یا جدوجہدِ زندگانی میں شکست اور محرومی کا اثر ہے، ہم اس بحث میں نہیں پڑتے اور نہ ان میں سے کسی ایک کو بھی اس کا جواز بتاتے ہیں مگر خودکشی ہوتی آئی ہے اور ہوتی ہے۔ اسی طرح چنگیزیت جب اپنے عساکرِ قاہرہ کے ساتھ کمزور اقوام یعنی مسلمانوں پر حملہ آور ہوتی ہے تو ردِعمل کے طور پر، قہرِ درویش ہر جانِ درویش مظلوم اور مقہور لوگ ان پر خودکش بمبار بن کر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ ہم نے اس کا جواز نہیں نکالا صرف علت بتائی ہے وطن عزیز گزشتہ آٹھ سال سے خودکش حملوں کی شکل میں بدترین دہشت گردی کا شکار ہے۔ صرف سال رفتہ کا جائزہ لیں تو درگئی ، مالاکنڈ ، اسلام آباد ، راولپنڈی اور اب لاہور میں ان بمباروں نے تباہی پھیلا رکھی ہے۔ ہماری ایک آنکھ اپنی بے بسی پر اور دوسری آنکھ ، اپنی فوج ، اپنی پولیس ، اپنی پبلک اور قومی تنصیبات کی ہلاکت اور بربادی پر آنسو بہاتی ہے، اور افسوس یہ ہے کہ جو ذمہ دار ہیں اس مملکت کا انتظام چلانے کے وہ رسمی مذمت کا بیان جاری کر کے، آہنی فصیلوں اور بُلٹ پروف کاروں اور جیمر لگی گاڑیوں میں لمبی تان کر سو جاتے ہیں، اور یہ نہیں سوچتے کہ ان کی پالیسی میں کہاں خرابی ہے کہ لوگ اپنے سمیت اپنے ہی ابنائے وطن ، اپنی ہی فوج ، اپنی ہی پولیس اور اپنی ہی قومی دولت کو کیوں برباد کرنے پر آمادہ ہیں؟ پاکستان ایک چلتا پھرتا ملک تھا۔ جس کا خزانہ تو شاید اتنا بھرا ہوا نہیں تھا مگر اس نے چنگیزیت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پہلے یہ اعلان کیا کہ ہمارے پاس ایٹم بم ہے اور پھر چھ (6) دھماکے کر ڈالے۔ مگر اب حال یہ ہوا کہ اسی ایٹم بم کا موجد پس دیوار زنداں زندگی کے دن پورے کر رہا ہے اور ایٹم بم تک امریکی پنجہ استبداد کی رسائی کی خبریں آرہی ہیں۔ یہ کون سوچے گا؟ اس کا حل کون نکالے گا؟ اس کا جواب کون دے گا؟ یہ سوال ہے سولہ کروڑ عوام کا صرف ایک شخص سے! ان نہایت ہی گھمبیر حالات میں نو روز سن ہجری 1429ھ آیا ہے۔ ہمارا عشرۂ محرم تو ویسے ہی سنگینوں تلے گزرتا ہے۔ خاکم بدہن وطن دشمن اور اسلام دشمن عناصر ان ایام میں اتحاد بین المسلمین کو نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے ہم جملہ اہل اسلام سے صمیم قلب سے التجا کریں گے کہ ایسے عناصر پر نظر رکھیں۔ پارہ چنار میں یہ آگ پہلے ہی لگی ہوئی ہے اسے بجھانے کی کوشش کریں۔ اگر ہمارے بھائی ملکی حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس

سال ماتمی جلوس نہ نکالیں اور اپنی رسوماتِ عزاداری امام بارگاہوں کے اندر ہی ادا کر لیں تو شر پسند عناصر کے عزائم ناکام ہو سکتے ہیں، اور اپنی امام بارگاہوں کے دروازوں پر شناخت کا کوئی ایسا فول پروف بندوبست کریں کہ کوئی اجنبی شخص داخل نہ ہو سکے تو ان کا یہ اقدام ملتِ اسلامیہ پاکستان کے جسدِ واحدہ کی سلامتی کا ضامن ہوگا۔ ہم یہ تجویز ''الدین نصیحۃ'' کے تحت پیش کر رہے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے بھائی اس پر ضرور غور کریں گے۔ ہم یہی تجویز سیاسی راہنماؤں کو بھی دیں گے کہ ووٹ لینے کی خاطر جلسے جلوس سے پرہیز کریں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو کے قتل سے سبق سیکھیں۔ وہ یہ یاد رکھیں کہ کامیاب وہی ہوگا جو امریکی چنگیزیت کا منظورِ نظر ہوگا۔ ووٹ تو محض ایک تکلف اور شفاف انتخاب کی امید، تجاہل عارفانہ ہے۔ وما علینا الا البلاغ

موت العالِم موت العالَم

شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم (جامعہ محمدیہ اوکاڑہ) کا سانحہ ارتحال

مورخہ 07 دسمبر بروز جمعۃ المبارک مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نامور محقق، جامعہ محمدیہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحلیم رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا عبدالحلیم ضلع قصور کی معروف شخصیت مولانا عبدالرحیم کوٹلوی رحمہ اللہ کے فرزندِ ارجمند جبکہ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ حافظ عبدالعلیم یزدانی آف جھنگ اور مولانا عبدالحکیم آف پتوکی کے برادرِ اکبر تھے۔ عرصہ 36 سال سے جامعہ محمدیہ اوکاڑہ میں درس بخاری شریف، عربی فاضل و دیگر علوم کی تعلیم دے رہے تھے۔ وفات سے ایک روز قبل بھی طلبہ کو دیگر اسباق کے علاوہ حدیث کا سبق پڑھایا۔

مولانا عبدالرزاق سلفی (امیر مرکزیہ ضلع بہاولپور) کا انتقال پر ملال

مورخہ 23 دسمبر بروز اتوار مولانا عبدالرزاق سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع بہاولپور انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم توحید پرست اور قاطع شرک و بدعت کی صفات سے مزین تھے۔ آپ نے دین متین کی سربلندی کیلئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔ علالت کے باوجود تبلیغی کاموں اور جماعتی ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا............ رئیس الجامعہ نے اپنے ایک بیان میں مولانا عبدالحلیم اور مولانا عبدالرزاق سلفی کی دینی، جماعتی اور مسلکی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا اور نمازِ جمعہ کے بعد غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ادارہ ''حرمین'' دعا گو ہے کہ اللہ ان کی خدماتِ جلیلہ کو قبول فرما کر جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)